Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.1 (March-2025)
HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

The Status of Women in the Quran and Islamic Traditions: According to Anne Marie Shamal

قرآن اور اسلامی روایات میں عورت کا مقام
این میری شمل کی نظر میں

طاہر محمود
Tahir Mehmood
Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Govt. College University, Faisalabad.
Email: haktahir@gmail.com

ڈاکٹر رابعہ سرفراز
Dr. Rabia Sarfraz(Corresponding Author)
Chairperson, Department of Urdu,
Govt. College University, Faisalabad.
Email: dr.rabiasarfraz@yahoo.com

Dr. Majid Mushtaq
Department of Urdu,
Govt. College University, Faisalabad.
Email: abuahmadrai@yahoo.com

Abstract:
Schimmel emphasizes that the effects of tradition and culture on women in Islam should be assessed in the context of the Qur'anic teachings to ensure that women are granted their rightful place in society. In her analysis, she critiques how traditional interpretations of Islam have often overshadowed the egalitarian spirit of the Qur'an. Schimmel argues that cultural practices and societal norms, rather than the religion itself, have historically restricted women's rights and roles in the Muslim world. According to Schimmel, the Qur'an offers women dignity, equality, and the opportunity for both spiritual and intellectual growth. However, the widespread influence of patriarchal cultural traditions has obscured these fundamental rights. She stresses the importance of distinguishing between Islamic teachings and the societal customs that have been mistakenly attributed to Islam. By separating religious doctrine from cultural practices, Schimmel suggests that it is possible to restore a more accurate understanding of the status of women in Islam, one that upholds the Qur'anic vision of gender equality. In her view, restoring the true position of women requires not only a deep understanding of the Qur'an's messages but also a commitment to confronting the limitations imposed by tradition and culture. Schimmel's work serves as a call to return to the core principles of Islam, ensuring that women receive the respect, equality, and

spiritual opportunities intended by the religion.

Keywords: Islam, Women, Qur'an, Tradition, Cultural Practices, Women's Rights, Islamic Teachings.

شمل کا خیال ہے کہ روایات اور ثقافت کے اثرات کو قرآن کے اصل پیغام کی روشنی میں دیکھا جانا چاہیے تاکہ خواتین کو ان کا جائز مقام دیا جا سکے۔ "روایت میں عورت" کے تحت شمل خواتین کے مقام کا ایک جامع تجزیہ پیش کرتی ہے جس میں وہ اسلام کے روحانی، سماجی اور ثقافتی پہلوؤں پر گفتگو کرتی ہے۔ وہ دلیل دیتی ہیں کہ روایتی معاشرے نے اسلامی تعلیمات کی اصل روح کو محدود کر دیا ہے جبکہ اسلام خواتین کو مساوات، احترام اور روحانی ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس لیے خواتین کے حقیقی مقام کو بحال کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو معاشرتی روایات کے اثرات سے الگ کر کے سمجھنا ضروری ہے۔

این میری شمل کی کتاب My soul is a Woman کے باب سوم Woman in the Quran and in Tradition میں قرآن اور اسلامی روایات میں خواتین کے مقام پر گفتگو کرتی ہیں۔ وہ اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں خواتین کو ایک اعلیٰ اور قابلِ احترام مقام دیا گیا ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ سماجی اور ثقافتی روایات نے ان کے مقام کو محدود کیا ہے۔

ڈاکٹر این میری شمل ایک ممتاز ماہر اقبالیات، ایرانیات، سندھیات، علوم مشرق کی ماہر، جرمن اسکالر اور مستشرق خاتون تھیں۔ جنہوں نے اردو زبان سے اپنی محبت اور شعر و ادب سے لگاؤ کے سبب کئی علمی و ادبی مضامین لکھے۔ اور پاک و ہند کے مشہور ادبا و شعراء کی تخلیقات کے ترجمے کیے۔ ان کی کاوشیں تمدن اسلامی، الٰہیات اور عرفان کے سلسلے میں مختلف زبانوں میں کتابی صورت میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر این میری شمل کا تعلق جرمنی سے تھا وہ 7 اپریل 1922ء میں جرمنی کے شہر ایرفورٹ (Erfurt) (ساکسنی) میں پیدا ہوئیں۔ ان کا تعلق ایک پروتستانی خاندان سے تھا۔(1) وہ ابھی 19 سال کی تھیں جب بون یونیورسٹی سے "مصر میں مملوک خاندان کے خلیفہ اور قاضی کا مقام" کے عنوان سے مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ اس جرمن مستشرق نے پاکستان کے مایہ ناز شاعر محمد اقبال کی کتابوں کے تراجم کے ساتھ ساتھ ممتاز ادیب اور محقق و مؤرخ جمال ابڑو، پیر حسام الدین راشدی۔ پیر علی محمد راشدی اور غلام ربانی آگرو کی تصانیف کا بھی جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ وہ کئی کتابوں کی مصنف تھیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

- تاریخ ادیان
- بالِ جبریل۔ اقبال لاہوری کے دینی نظریات کے بارے میں ایک تحقیق
- حلاج، عشق الٰہی کی راہ کا شہید
- ہندوستان کی اسلامی ادبیات
- اسلام ہندوستان اور پاکستان میں
- محمد اقبال شاعر اور فلسفی
- میں بادہ اور تو آتش

- عالم اسلام
- جرمنی زبان میں قران کریم کا ترجمہ (2)

مسلمان ممالک کی تاریخ و تہذیب سے لے کر شعر و سخن تک کئی کتابیں ڈاکٹر این میری شمل کی کاوش سے جرمن زبان میں منتقل ہوئیں۔ اسلامی تعلیمات اور تصوف میں ان کی بہت دلچسپی تھی انہوں نے مسلمان صوفی شعرا کی کتب و تخلیقات کا مطالعہ کیا اور ان میں گہری دلچسپی لی۔ وہ بون یونیورسٹی اور ہارورڈ یونیورسٹی میں تدریس کرتی رہیں۔ وہ 1992ء میں ہارورڈ یونیورسٹی سے ریٹائر ہوئیں۔ اور 2003ء میں وفات پائی ان کی قبر پر حضرت علی کا یہ قول درج ہے۔

"الناس نیام فاذاماتوا انتبھوا"

ترجمہ: لوگ ابھی سوتے ہیں، مرنے کے بعد بیدار کیے جائیں گے۔ (3)

شمل کہتی ہے کہ قرآن نے خواتین کو مساوات اور حقوق دیے ہیں قرآن میں عورت اور مرد کو برابر کی روحانی حیثیت دی گئی ہے۔ سورۃ النساء میں خواتین کے حقوق، وراثت، اور ازدواجی زندگی کے اصول دیے گئے ہیں۔ قرآن خواتین کو ایک عزت اور روحانی حیثیت عطا کرتا ہے، جہاں تقویٰ کو اصل معیار قرار دیا گیا ہے نہ کہ جنس کو۔ انہوں نے بہت سی کتابیں ایسے موضوعات پر لکھی ہیں جن پر خود مسلم اسکالرز نے اتنی گہرائی سے نہیں لکھا۔ ان کا ماننا تھا کہ قرون وسطیٰ میں مسلمان، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی تصویر کو یورپ میں الٹ کے پیش کیا گیا ہے۔ این میری شمل نے سلمان رشدی اور "بدون دخترم ہرگز" نامی کتاب کے خلاف محاذ کھولا اور ان کے خلاف سخت اقدامات کیے۔ این میری شمل کی کتب میں سے ان کی ایک کتاب (My soul is a woman) ہے۔ انہیں امریکہ، مشرق وسطیٰ کے علاوہ جرمنی میں بہت پذیرائی ملی۔ انہیں کئی اعزازی اسناد اور ایوارڈز سے نوازا گیا۔ My soul is a woman عورت میری روح کے مضمون The woman in the Quran and in tradition "عورت قرآن میں اور سماج یا روایت میں" میں لکھتی ہے کہ قرآن عورت کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ Tradition کا مطلب ہے روایت، رسم، روایتی، قدیم طریقہ، قومی یا سماجی روایات۔ اس سے مراد وہ اعمال یا خیالات یا روایتی طریقے ہیں۔ جو ایک نسل دوسری نسل کو منتقل کرتی ہے۔ اسلامی روایات اور قرآن میں خواتین کا بہت اہم کردار ہے۔

جدید تناظر میں شمل یہ نقطہ نظر پیش کرتی ہے کہ اسلام میں خواتین کے حقوق کا مسئلہ آج بھی موضوع بحث ہے وہ خواتین کے مقام کو آفاقی تعلیمات کے ذریعے سمجھنے پر زور دیتی ہے۔ شمل اس بات پر زور دیتی ہے کہ قرآن اور اسلامی روایات میں تو عورت کو بلند مقام حاصل ہے لیکن سماجی اور ثقافتی اثرات نے ان کی حیثیت کو محدود کیا ہے۔ شمل یہ مطالبہ کرتی ہے کہ خواتین کے حقوق کے لیے اسلامی تعلیمات کو جدید انداز میں پیش کرنا ضروری ہے تا کہ ان کا حقیقی مقام بحال ہو سکے۔

قرآن پاک اور حدیث مبارکہ میں عورت کی ذمہ داریوں حقوق اور عزت نفس کے ساتھ ساتھ بطور ایسی شخصیت کے پیش کیا گیا ہے جو عائلی زندگی، روحانی اور معاشرتی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ این میری شمل اپنی اس کتاب My soul is a Woman کے مضمون Woman in the Quran and in tradition میں کہتی ہے۔ قرآن پاک میں مومن اور عقیدت مند مردوں کے ساتھ ہی مومن اور عقیدت مند خواتین کا ذکر کیا گیا ہے۔ این میری شمل نے جس آیت کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے۔ قرآن سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 35 میں کہتا

ہے:

"اِنَّ المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات" [4]

قرآن پاک میں عورت کا ذکر عقیدت مند اور مومن مردوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور امید کی گئی ہے کہ وہ مردوں کی طرح مذہبی فرائض ادا کریں گی۔ جس طرح مردوں کے لیے عبادت کا حکم ہے ایسے ہی عورتوں کو حکم دیا گیا ہے۔ قرآن نے خواتین کی جو حالت بیان کی ہے وہ قبل از اسلام کی عورت سے بہت بہتر ہے۔ پیدا ہوتے ہی عورت کو مار دیا جاتا تھا کیونکہ عرب بیٹی کا باپ ہونے کو معیوب سمجھتے تھے۔ کیونکہ اسلام سے پہلے عورت کو وراثت سمجھا جاتا تھا یا خاوند کے ساتھ ہی مار دیا جاتا تھا۔ عورت کو اسلام نے وراثت میں حصہ دار بنایا اور اولاد کے لیے ماں کے قدموں میں جنت رکھی اور اس کو اپنی جائیداد کے بارے میں فیصلہ کرنے میں خود مختار بنایا۔ پھر عورت کو خلعہ کا اختیار دیا۔ جہاں قرآن نے مرد کو چار شادیوں کا حق دیا ساتھ ہی یہ شرط بھی لگائی کہ اگر انصاف کر سکو تو ورنہ ایک ہی۔ بار بار نافرمانی کی صورت میں اپنی بیوی کو سزا دینے کی اجازت نبی اکرم ﷺ کے الفاظ سے کم ہو جاتی ہے جو خواتین کے ساتھ محبت کے سلوک کی سفارش کرتے ہیں۔ حدیث رسول ﷺ ہے:

"سب سے بہتر تم میں سے وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی سے پیش آتا ہے۔" [5]

شمل کہتی ہے کہ اسی طرح مرد اور بیوی کے درمیان قریبی رشتہ کو قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ

ترجمہ: وہ (عورتیں) تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان (عورتوں) کے لیے لباس ہو۔" [6]

قرآن میں جن خواتین کا ذکر آیا ہے ان میں سب سے پہلی خاتون حضرت حواؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حواؑ کو حضرت آدمؑ کی تنہائی دور کرنے کے لیے ان کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو جنت میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم دونوں جنت میں جہاں چاہو کھاؤ پیو، مگر ایک خاص درخت کے قریب نہ جانا۔ لیکن شیطان نے حضرت حواؑ کو بہکایا اور پھر انہوں نے حضرت آدمؑ کو وہ ممنوعہ پھل کھانے کا مشورہ دیا۔ دونوں نے اس پھل کو کھا لیا۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

"فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪" [7]

ترجمہ: پس ان دونوں کو شیطان نے پھسلا دیا اور نکلوا دیا اس سے جس میں وہ دونوں تھے"۔

این میری شمل لکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حواؑ کو اس مشورہ کی پاداش میں چار سزائیں دیں۔ عورت کو مرد سے وراثت میں آدھا حصہ ملے گا ۔ مرد کے مقابلے میں عورت کی گواہی آدھی تصور کی جائے گی۔ ہر ماہ اس کو ماہواری (حیض) کی تکلیف سے گزرنا ہو گا۔ اور نو ماہ تک بچے کو حمل میں اٹھانے کی تکلیف سے گزرنا ہو گا۔ اور دوسری جگہ لکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حواؑ کو مشورہ دینے کی پاداش میں کوئی سزا نہیں دی بلکہ فرمایا تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ کوئی سزا نہیں ہے۔ معاف کر دیا۔ بحر حال انسانیت کی پہلی ماں حضرت حواؑ ہیں اور ان سے اس نسل انسانی کی ابتدا ہوئی ہے اور آدمؑ پہلے باپ۔

اس باب میں عورتوں کی تربیت کے حوالے سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ عورت کو بائیں پسلی سے پیدا کیا گیا ہے، اس لیے اس کی فطرت اور خصوصیات کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس کی تشبیہ اس طرح دی گئی ہے کہ اگر تم اس پر زیادہ سختی کرو گے یا اس کے فطری رجحانات کے خلاف چلنے کی کوشش کرو

گے تو وہ ٹوٹ جائے گی، یعنی اس کی حالت خراب ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کے ساتھ نرمی، محبت اور سمجھداری سے پیش آنا چاہیے، تاکہ وہ بہتر طریقے سے اپنے فرائض انجام دے سکے اور اس کے اندر کے مثبت پہلو اجاگر ہوں۔ اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ ٹیڑھی ہو جائے گی اس لیے اعتدال سے کام لینے کا حکم ہے۔

دوسری عورت جس کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے وہ حضرت ہاجرہؑ ہیں یہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی اور حضرت اسماعیلؑ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ این میری شمل نے حضرت ہاجرہؑ کو ابراہیمؑ کی (معاذاللہ) محبوبہ یا سہیلی لکھا ہے۔ یہ این میری شمل کی ناقص علمی ہے یا عیسائیت والا بنیادی حسد کیونکہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کے امتی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ حضرت اسحاقؑ کی اولاد سے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہیں۔ حضرت اسحاقؑ، حضرت ابراہیمؑ کی بیوی حضرت سارہؑ سے ہیں، جبکہ حضرت اسماعیلؑ حضرت ہاجرہؑ کے بطن سے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کی دوسری بیوی تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے اپنی بیوی ہاجرہ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو مکہ کی ایک خشک وادی میں چھوڑ دیا تھا۔ جب ان کے پاس کھانا پینا ختم ہو گیا، تو حضرت ہاجرہؑ پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے لگیں اور سات مرتبہ چکر لگائے۔ جب وہ ساتویں چکر کے بعد واپس آئیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کے قدموں کے نیچے سے پانی کا ایک چشمہ جاری کیا، جسے زم زم کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے اچھا، نفیس صاف اور جراثیموں سے پاک پانی ہے جو کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اور حضرت ہاجرہ کا پانی کی تلاش میں دوڑنا اسلام میں Tradition یا مذہبی روایت بن گیا اور حج کا لازمی رکن قرار دے دیا گیا۔ یعنی اسلام نے عورت کو اتنی عزت دی کہ اس کے اس عمل کو جو اس نے عبادت کی نیت سے نہیں کیا تھا اسلام نے اس کو قیامت تک عبادت بنا دیا۔

قرآن میں جس تیسری عورت کا ذکر کیا گیا ہے وہ حضرت مریمؑ ہیں یہ وہ واحد خاتون ہیں جن کا قرآن نے نام لے کر ذکر کیا ہے[8] اور ان کا ذکر قرآن میں کئی جگہ آیا ہے اور نام لے کر آیا ہے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کی کنواری والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کے لیے سوکھے ہوئے کھجور کے درخت نے میٹھی کھجوریں پیدا کیں جب انہوں نے بچے کی پیدائش کی سختیوں کے دوران درخت کو بلایا اور عیسیٰؑ اللہ کے وہ نبی ہیں جنہوں نے اپنی والدہ کی پاک دامنی کی بچپن میں گواہی دی۔

"یہ وہی تھیں جن کے لیے سوکھے ہوئے کھجور کے درخت نے میٹھی کھجوریں پیدا کیں جب انہوں نے بچے کی پیدائش کی سختیوں کے دوران درخت کو بلایا اور ان کے نوزائیدہ بچے نے ان کی پاکدامنی کی تصدیق کی۔ سورۃ 19:24،30 :33"[10]

"اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ۔۔۔۔"[9]

ترجمہ: جب ملائکہ نے کہا اے مریم بے شک اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ دنیا اور آخرت میں باعزت ہے اور وہ اللہ کے مقربین میں سے ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو کلمہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اللہ نے صرف اپنا فرمان "کن" فرمایا اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہو گئی یہ ان کی خاصیت ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا کیے گئے۔

"وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا" [11]

اسی طرح سورۃ مریم میں ہے۔ کہ حضرت مریم علیہ السلام جب اپنے خاندان سے الگ ہو کر ایک الگ مقام پر چلی گئیں تو ان کے پاس فرشتہ آیا

اور ایک پاکیزہ بیٹے کی بشارت دی۔ مریم نے حیران ہو کر پوچھا کہ کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں میرے بیٹا کیسے پیدا ہو سکتا ہے ؟ فرشتے نے کہا اللہ کی مرضی سے۔ اللہ کے حکم سے یہ بیٹا پیدا ہو گا۔ جب ان پر حمل کا وقت آیا تو وہ بیت المقدس میں ایک جگہ پر چلی گئیں۔ اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ جائیں ایک پانی کا چشمہ بہنے لگا اور کھجور کے پتے جھک کر ان کی مدد کرنے لگے۔ جب مریم واپس آئیں تو لوگوں نے الزام لگایا کہ شوہر کے بغیر بچہ کیسے پیدا کر سکتی ہے حضرت مریم نے خاموشی اختیار کی اور حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ کر دیا۔ حضرت عیسیٰ نے اپنی والدہ کی پاک دامنی کی گواہی دی۔ اپنی نبوت کا اعلان کیا اور اللہ کی عبادت اور عظمت کی اہمیت پر زور دیا۔ قرآن پاک میں چوتھی عورت جس کا ذکر ہے وہ حضرت آسیہ علیہ السلام ہیں قرآن پاک میں ہے:

"وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ "(12)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کو مثال بنا دیا جبکہ اس نے عرض کی کہ اے میرے رب !میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطاء فرما۔

فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تو آسیہ نے اللہ کی عبادت کی اور فرعون کے ظلم کے خلاف اپنے ایمان کی حفاظت کی۔ یہ وہی آسیہ ہیں جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی بچپن میں پرورش کی۔

پانچویں عورت جس کا قرآن میں ذکر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کے بارے میں قرآن نے نام لے کر ذکر نہیں کیا لیکن ان کی پاک دامنی کی گواہی دی ہے۔ اور اس کے لیے سورۃ نور کی دس آیات نازل فرمائیں جس میں ان کو پاک دامن اور نجاست سے پاک قرار دیا اور تہمت لگانے والوں کے لیے سزا کا اعلان کیا۔ سورۃ النور میں آتا ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ " (١٣)

غزوہ بنو المصطلق کے بعد جب واپس آنے لگے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خیمے سے باہر نکلیں اور ان کا ہار گم ہو گیا اسی دوران قافلے کو کوچ کا حکم مل گیا۔ قافلہ روانہ ہوا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیچھے رہ گئیں۔ حضرت صفوان بن المعطل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو تنہا پایا تو اپنی سواری پر بٹھا کر مدینہ روانہ ہوئے۔ اسی اثنا میں مخالفین نے جھوٹا الزام لگا دیا۔ جس کا اللہ کے نبی ﷺ کو بہت دکھ ہوا تو اللہ نے سورۃ النور آیت نمبر 11 سے 20 تک نازل فرما کر حضرت عائشہ کی برائت نازل کی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کرتے ہوئے این میری شمل اپنی کتاب ''محمد الرسول اللہ ﷺ'' میں لکھتی ہے:

''محمد الرسول اللہ ﷺ نے جب حضرت خدیجہ سے شادی کی تو وہ ان سے کافی بڑی تھیں لیکن محمد الرسول اللہ ﷺ کو اللہ نے ساری اولاد حضرت خدیجہ کے بطن سے دی جن میں چار بیٹیاں اور کمسنی میں وفات پا جانے والے ایک یا دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ترکی میں لکھی جانے والی مثنوی، مصر کی ایک جدید نظم اور مختلف زبانوں میں لکھی جانے والی رزمیہ نظموں میں

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

حضرت خدیجہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی شادی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔"(14)

جدید تشریحات کی ضرورت

Schimmel کا ماننا ہے کہ روایات اور ثقافت کے اثرات قرآن کے اصل پیغام کی روشنی میں دیکھنا چاہیے تاکہ خواتین کو ان کا اصل مقام دیا جا سکے۔

"Woman in Tradition" کے تحت شمل خواتین کے مقام کا ایک جامع تجزیہ پیش کرتی ہے۔ جس میں وہ اسلام کے روحانی، سماجی اور ثقافتی پہلوؤں پر بات کرتی ہے۔ ان کا موقف ہے کہ روایتی سماج نے اسلامی تعلیمات کی اصل روح کو محدود کر دیا ہے، جبکہ اسلام خواتین کو مساوات ،احترام اور روحانی ترقی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لیے اسلامی تعلیمات کو سماجی روایات کے اثرات سے الگ کر کے سمجھنا ضروری ہے تاکہ خواتین کے حقیقی مقام کو بحال کیا جا سکے۔

نتائج

این میری شمل کی کتاب *My Soul is a Woman* میں "Woman in the Quran and in Tradition" کے باب میں قرآن اور اسلامی روایات میں خواتین کے مقام پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ شمل کا ماننا ہے کہ قرآن میں خواتین کو مساوات اور احترام کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی کے مواقع دیے گئے ہیں۔ تاہم، سماجی اور ثقافتی روایات نے اسلامی تعلیمات کی اصل روح کو محدود کر دیا ہے اور خواتین کی حیثیت کو گھٹایا ہے۔ شمل کے مطابق، قرآن میں مردوں اور عورتوں کو یکساں روحانی حیثیت دی گئی ہے اور تقویٰ کو اصل معیار قرار دیا گیا ہے، نہ کہ جنس۔ سورۃ النساء میں خواتین کے حقوق، وراثت اور ازدواجی زندگی کے اصول دیے گئے ہیں، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین کو ایک بلند مقام عطا کیا ہے۔ شمل نے یہ بھی بیان کیا کہ وقت گزرنے کے ساتھ روایات نے خواتین کے مقام کو محدود کر دیا ہے، اور یہ ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کو روایات سے الگ کر کے سمجھا جائے تاکہ خواتین کے حقوق اور مقام کو بحال کیا جا سکے۔

شمل نے اسلامی روایات اور قرآن میں خواتین کے کردار کو اہمیت دی ہے اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ ان کے مطابق، قرآن میں عورتوں کا ذکر عقیدت مند مردوں کے ساتھ کیا گیا ہے، اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح مذہبی فرائض ادا کرنے کی مکمل حق دار ہیں۔ اسلام نے خواتین کو وراثت میں حصہ دار بنایا، اور اولاد کے لیے ماں کے قدموں میں جنت رکھی۔ اس کے علاوہ، عورت کو خلعہ کا اختیار بھی دیا گیا، اور مرد کو چار شادیوں کی اجازت دیتے ہوئے انصاف کے معیار پر زور دیا گیا۔ شمل نے یہ بھی واضح کیا کہ قرآن اور اسلامی روایات میں عورتوں کے لیے بہت سے حقوق ہیں، جن کا احترام کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ، خواتین کے ساتھ نرمی، محبت اور سمجھداری سے پیش آنا چاہیے تاکہ وہ اپنی فطری خصوصیات کے مطابق بہترین طور پر اپنے فرائض ادا کر سکیں۔ شمل کا یہ ماننا ہے کہ اگر اسلامی تعلیمات کو جدید انداز میں پیش کیا جائے تو خواتین کا حقیقی مقام بحال ہو سکتا ہے۔

اسلامی تاریخ میں جن خواتین کا ذکر آیا ہے، جیسے حضرت حوا، حضرت ہاجرہ، حضرت مریم، حضرت آسیہ اور حضرت عائشہ، ان سب کا کردار اہمیت کا حامل ہے اور یہ قرآن و حدیث میں اپنی عظمت اور احترام کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ شمل نے ان خواتین کے کردار کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور ان کی عظمت کو تسلیم کیا۔ ان کے مطابق، اسلامی روایات میں عورت کا کردار بہت اہم ہے، لیکن سماجی اور ثقافتی اثرات نے ان کے مقام کو

محدود کیا ہے۔

آخر کار، شمل کا یہ پیغام ہے کہ اسلامی تعلیمات کو سماجی روایات سے آزاد کر کے دیکھا جائے تاکہ خواتین کو ان کا جائز مقام دیا جا سکے اور ان کے حقوق کو تسلیم کیا جا سکے۔

سفارشات

1. اسلامی تعلیمات اور روایات کے اثرات کو علیحدہ کر کے خواتین کے حقوق اور مقام کو صحیح طریقے سے سمجھنا ضروری ہے تاکہ ان کا حقیقی مقام بحال کیا جا سکے۔
2. قرآن اور حدیث میں خواتین کو مساوات، عزت اور احترام دیا گیا ہے، اس لیے ان کی حیثیت کو محدود کرنے والی ثقافتی روایات کو چیلنج کیا جانا چاہیے۔
3. خواتین کے حقوق کو جدید دور کے مطابق جدید تشریحات کے ذریعے پیش کیا جائے تاکہ ان کا مقام معاشرتی سطح پر تسلیم کیا جا سکے۔
4. این میری شمل کی تحقیق کی روشنی میں، عورتوں کے مقام کو بہتر سمجھنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو زیادہ کھلے دل سے اور جامع انداز میں بیان کیا جائے۔
5. قرآن پاک اور حدیث میں عورتوں کو اس کے روحانی، سماجی، اور عائلی حقوق کے حوالے سے واضح ہدایات فراہم کی گئی ہیں، جنہیں آج کے معاشرتی سیاق و سباق میں پیش کیا جانا چاہیے۔
6. روایتی سماجی ڈھانچے کی جگہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن اور حدیث کے اصولوں کو بنیاد بنانا ضروری ہے۔
7. اسلام میں عورتوں کو روحانی ترقی کے برابر مواقع فراہم کیے گئے ہیں، اس لیے خواتین کو معاشرتی اور ثقافتی رکاوٹوں سے آزاد کر کے ان کے حقوق کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔
8. اسلامی تاریخ اور روایات میں اہم خواتین شخصیات کو مثالی نمونوں کے طور پر پیش کیا جائے تاکہ آج کی خواتین ان سے متاثر ہو کر اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کر سکیں۔
9. قرآن میں خواتین کے لیے جو تعلیمات اور اصول دیے گئے ہیں، ان پر غور و فکر کر کے جدید دور کے مطابق ان کی تشریح کی جائے تاکہ عورتوں کے کردار اور مقام کو بہتر انداز میں پیش کیا جا سکے۔
10. خواتین کی تعلیم، روحانی ترقی، اور ان کے حقوق کے حوالے سے معاشرتی سطح پر آگاہی پیدا کی جائے تاکہ ان کی عزت اور مقام کو تسلیم کیا جا سکے۔
11. خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے سماجی، ثقافتی، اور مذہبی سطح پر ایک متفقہ پلیٹ فارم قائم کیا جائے تاکہ ان کے حقوق کو تسلیم کرنے کی کوششیں مؤثر ثابت ہوں۔
12. اسلامی تعلیمات میں عورتوں کے لیے جو مخصوص ذمہ داریاں دی گئی ہیں، ان کی مکمل تفصیلات اور اہمیت کو بیان کرنے کی ضرورت

ہے تاکہ خواتین اپنی معاشرتی اور روحانی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں ادا کر سکیں۔

حوالہ جات

1۔ این میری شمل، **محمد الرسول اللہ ﷺ**، مترجم: نعیم اللہ ملک، لاہور: ابوذر پبلی کیشنز، 2024ء، ص:۱۸
2۔ ایضاً، ص:۱۹
3۔ https://ur.wikipedia.org/wiki
4۔ الاحزاب:35
5۔ مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کِتَابُ الرِّضَاعِ، بَابُ الوَصِیَّةِ بِالنِّسَاءِ، رقم:1468
6۔ البقرہ:۱۸۷
7۔ البقرہ:۳۶
8۔ مریم:19
9۔ آل عمران:45
10۔ این میری شمل، **My soul is a woman**، نیویارک: Lexington، 1995ء، ص:55
11۔ مریم:19
12۔ التحریم:۲۶
13۔ النور:24
14۔ این میری شمل، **محمد الرسول اللہ ﷺ**، مترجم: نعیم اللہ ملک، ص:۱۸

References

1. Shaml, A. M. (2024). محمد الرسول اللہ ﷺ (N. U. Malik, Trans.). Abu Zar Publications. (Original work published 2024). p. 18.
2. Shaml, A. M. (2024). محمد الرسول اللہ ﷺ (N. U. Malik, Trans.). Abu Zar Publications. (Original work published 2024). p. 19.
3. https://ur.wikipedia.org/wiki .
4. Quran, Al-Ahzab, 33:35.

5. Muslim, I. (n.d.). صحیح مسلم (K. Al-Bukhari, Ed.). Kitab al-Rida, Bab al-Wasiyyah bi al-Nisa, Hadith 1468.
6. Quran, Al-Baqarah, 2:187.
7. Quran, Al-Baqarah, 2:36.
8. Quran, Maryam, 19:19.
9. Quran, Aali 'Imran, 3:45.
10. Shaml, A. M. (1995). *My soul is a woman*. Lexington Books. p. 55.
11. Quran, Maryam, 19:19.
12. Quran, At-Tahrim, 66:6.
13. Quran, An-Nur, 24:24.
14. Shaml, A. M. (2024). محمد الرسول اللہ ﷺ (N. U. Malik, Trans.). Abu Zar Publications. (Original work published 2024). p. 18.